آل عمران ۵:۳

إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ

(بے شک اللہ سے زمین اور آسمان میں کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں)

زمین اور آسمان کی ہر چیز کو اللہ جانتا ہے اُس سے کوئی بھی چیز چھپی نہیں ہے۔ اللہ جانتا ہے کہ اُس نے جو کتاب آسمان سے نازل کی تھی اُس میں کیا کیا تھا اور اب زمین پر تم نے جو پہلی کتابوں میں تحریفیں کی ہیں اُسے بھی اللہ جانتا ہے کہ تم نے کیا کیا تحریفیں کی ہیں کیونکہ اُسی نے ہی سارے آسمانی کتابیں بھیجی ہیں۔
اللہ تو صرف چھپی سے چھپی چیزیں ہی نہیں بلکہ دل کے اندر جو تم خیالات چھپاتے ہو انھیں بھی اللہ جانتا ہے کیونکہ ہر چیز اُسی کی ہے۔

طٰہٰ: 6-7 لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ
وَإِن تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى

(جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو کچھ اِن دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے سب اُس کا ہے۔ اگر تم اونچی آواز میں بات کرو تو وہ تو ہر ایک پوشیدہ، بلکہ پوشیدہ سے پوشیدہ تر چیز کو بھی جانتا ہے۔)

کوئی بھی شخص کسی بھی طرح حق کو اللہ سے چھپا نہیں سکتا۔ اللہ کو سب پتہ ہے کہ کون حق جاننے کے بعد اُس کو چھپا رہا ہے۔ پچھلی آیت (۴) میں کفر کا ذکر تھا اور کفر کہتے ہی اُس کو ہے کہ انسان حق کو جان لے، پہچان لے پھر وہ نہ مانے۔ تو جسے حق کا پتہ چل جائے پھر بھی وہ نہ مانے اور لوگوں کے سامنے یہ بتائے کہ مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا تو کیا وہ اللہ کے سامنے یہ کہہ سکتا ہے کہ مجھ تک حق پہنچا ہی نہیں اس لیے مجھے پتہ ہی نہیں تھا۔ یہ بات تو کسی کے بھی سمجھ آنے والی ہے کہ جب تورات اور دوسری کتابیں اور پہلے انبیاء آئے تھے اُس وقت عیسیٰؑ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ تو پھر یہ کہنے کا کیسے جواز بنتا ہے کہ مجھے حق کا پتہ نہیں تھا اُسے یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ سے زمین اور آسمان کی کوئی بھی چیز چھپی نہیں ہے، اللہ تو انسان کے خیالات تک کو جانتا ہے۔ تم حق کو جاننے کے بعد بھی دل میں جو چھپا رہے ہو اور حق کا انکار کر رہے ہو اُسے بھی اللہ اچھی طرح جانتا ہے۔

پچھلی آیت (۱) میں "الم" آیا اُس کا بھی معنی انسان نہیں جان سکتا۔ اُس کا معنی بھی صرف اللہ ہی جانتا ہے۔

یہ آیت اگلی آیت سے بھی ربط رکھتی ہے جس میں ماں کے پیٹ میں انسان کی صورتیں بنانے کا ذکر ہے کہ اللہ سے وہ چیز بھی چھپی نہیں جو ماں کے رحموں میں تین پردوں کے اندر ہوتی ہے یعنی بچہ اور اُس کی تخلیق بھی خود اللہ تعالیٰ کرتے ہیں۔